McGill University Library
3 103 258 705 S

ISLAMIC
DS480.45
H373
1900z

PARTIALLY CATALOGUED MATERIAL

ترک موالات

حضرت مولانا محمود الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ

دیوبندی کے تمام ارشادات مسئلہ ترک موالات پر

جس کے آخر میں

حضرت مولانا ابو الکلام آزاد کا مضمون

ترک موالات اور تعلیم شامل کیا گیا ہے

محمد ابرار احمد صدیقی نے سیوہارہ دفتر نظامیہ بک ایجنسی سے شائع کیا

اور

مولوی محمد مجید حسن (پرنٹر) نے مدینہ پریس بجنور میں چھاپا

MCHP.
DH18t

حضرت مولانا محمود الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا پہلا فتویٰ ترک موالات پر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

قال اللہ تعالیٰ ولا تنازعوا فتفشلوا وتذہب ریحکم واصبروا ان اللہ مع الصابرین
اور آپس میں کوئی اختلاف نہ پیدا ہو کہ بزدل ہو جاؤ، اور تمہاری ہوا بگڑ جائے تمکو نہایت
صبر سے کام لینا چاہیے کہ اللہ صبر کرنیوالون کے ساتھ ہے۔ وتعاونوا علی البر والتقویٰ
ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان تم کو نیکی اور تقویٰ کی معاونت کرنی چاہیے
اور گناہون کی اور زیادتیون کی معاونت ہرگز جائز نہین۔ ومن یتولہم منکم فانہ
منہم ان اللہ لا یہدی القوم الظالمین ۵ کفار کے موالات کا تذکرہ کرتے ہوے ارشاد
اور جس نے انسے دوستی اور محبت باقی رکھی وہ شخص بھی ان ہی میں شمار ہوگا۔ اللہ ظالمون کو
ہدایت نہیں کرتا۔

گر پڑے ہے آگ مین پروانہ ساکرم ضعیف وہ آدمی سے کیا نہ ہو لیکن محبت ہو تو ہو

اما بعد۔ آج جبکہ شرق وغرب کے مسلمانون پر قیامت خیز مصائب کا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہے
جبکہ اندیشہ ہے کہ خلافت اسلامیہ کا جہاز امنڈتے ہوئے طوفان کی موجون سے ٹکرا کر (خدا نہ کردہ)

پاش پاش ہو جائے ۔ اجبکہ ہر فردِ مسلم کی روح موت کو دھمکیاں دینے والے حوادث سے لرز رہی ہے بلکہ اگر عاقبت بینی سے کام لیا جائے تو ہر ایک ایشیائی اور خصوصاً ہر ایک ہندوستانی اپنی اخلاقی حرارت اور آزادانہ مستقبل کو سخت خطرہ کی نگاہ سے دیکھ رہا ہے ۔ علماء ہند کی تعداد کثیر اور ہندو مسلم ماہرین سیاست کا بہت بڑا طبقہ اس جد وجہد مین ہے کہ اپنے جائز حقوق اور واجبی مطالبات کو پامال ہونے سے بچائین ۔ کامیابی تو ہر وقت خدا کے ہاتھ مین ہے لیکن جو فرض شرعی قومی اور وطنی حیثیت سے کسی شخص پر عاید ہوتا ہے اسکے ادا کرنے مین ذرہ بھر تقصیر کرنا ایک خطرناک جرم ہے ۔ مین اصلی فطرت سے کوئی سیاسی آدمی نہین ہون اور جیسا کہ میری طویل زندگی شاہد ہے میرا مطمح نظر ہمیشہ مذہب رہا ہے اور یہی وہ مطمح نظر ہے جسنے مجھے ہندوستان سے مالٹا اور مالٹا سے پھر ہندوستان پہنچایا ۔ پس ایک لمحہ کے لئے کسی ایسی مفید تحریک سے اپنے کو علیحدہ نہین پاتا جسکا تعلق تمام جماعت اسلام کی فوز وفلاح سے ہو یا دشمنان اسلام کے حربون کے جواب میں حفاظت خود اختیاری کے طور استعمال کی گئی ہو ۔ مالٹا سے واپس آکر مجھے معلوم ہوا کہ ہندوستان کے ارباب بست وکشاد نے آخری طریق کار اپنے فرائض کی ادائگی اور اپنے جذبات وحقوق کے تحفظ کا یہ قرار دیا ہے کہ وہ قرآن حکیم کی ایک صریح تعلیم اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک روشن اسوۂ حسنہ کو مضبوط تھام لین اور نفع وضرر قومی کا موازنہ اور عواقب بلیغہ کی پوری جانچ کر کے اسکو بے خوف خطر انجام تک پہنچائین اور وہ اسکے سوا کچھ نہین ہے کہ اعدائے اسلام کے ساتھ تعاون وموالات کو اعتقاداً وعملاً ترک کر دین اس مسئلہ کی شرعی حیثیت ناقابل انکار ہے اور ایک صادق مسلمان کی غیرت کا ایسے حالات میں یہی اقتضا ہونا چاہیئے کہ وہ ۔

(۱) سرکاری اعزازون اور خطابات کو واپس کر دے ۔

(۲) ملک کی جدید کونسلوں میں شریک ہونے سے انکار کرے ۔

(۳) صرف اپنی ملکی اشیاء اور مصنوعات کا استعمال کرے ۔

(۴) سرکاری اسکولون اور کالجون مین اپنے بچّون کو داخل نہ کرے - اسکے علاوہ جو تجاویز وقتاً فوقتاً شایع کی جائین انپر عمل کرین بشرطیکہ:-

(۱) اتباع احکام شریعت کیا جائے اور عمل درآمد مین خلاف حکم شرع کا ارتکاب پیش نہ آئے

(۲) نیز اس امر کا پورا پورا لحاظ رکہا جائے کہ جن امور مین فساد یا نقض امن کا اندیشہ ہو اُن سے احتراز کیا جائے اور ہر کام مین افراط و تفریط سے بچکر اعتدال مدنظر رہے -

(۳) اور ارشاد عثمانی اِذَا اَحْسَنَ النَّاسُ فَاَحْسِنْ مَعَهُمْ وَاِذَا اَسَاءَ فَاجْتَنِبْ اَسَاءَتَهُمْ

جب لوگ اچھا کام کرین تو اچھے کام مین اُن کے شریک رہو اور جب برا کام کرین تو برائی سے پرہیز کرو -

کا لحاظ رکھنا ہر ایک امر مین مفید اور ضروری سمجھا جائے - وَاللہ الموفق والمعین -

العبد
محمود حسن عفی عنہ دیوبندی ۳ ذیقعدہ ۱۳۳۸ھ
۱۹۱۹

شیخ الہند حضرت مولٰنا محمود حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ

دوسرا فتوے طلباء علیگڈھ کالج کے جواب مین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیون ÷ روئینگے ہم ہزار بار کوئی ہمین ستائے کیون

ان مسائل کا جواب سننے سے پہلے نہایت ضروری ہے کہ ایک مسلم صادق تمام گردوپیش کے خیالات سے علیحدہ ہو کر اپنے ایمان کی قدر و قیمت اور شعائر اسلامیہ کی عظمت اور مقامات مقدسہ کی تقدیس و احترام کو اچھی طرح دلنشین کرے اور دروس ماضیہ کیساتھ واقعات حاضرہ پر ایک گہری نظر ڈالے تو اسکو معلوم ہوگا کہ آج مسلمانون کی سب سے بڑی متاع گرانمایہ

جسکا تحفظ ہر ایمان رکھنے والے کا اولین فرض ہے۔ کسطرح لوٹی جارہی ہے اور کن کن بدعہدیون اور شرمناک عیاریون اور روباہ بازیون سے جزیرۃ العرب کے متعلق پیغمبر اسلام فداہ ابی وامی کی سب سے اہم وصیت کا مقابلہ کیا جارہا ہے۔

اعداء اللہ نے اسلام کی عزت اور شوکت کی بیخکنی مین کوشش کا کوئی دقیقہ اٹھا نہین رکھا۔ عراق فلسطین اور شام جنکو صحابہ اور تابعین رضی اللہ عنہم نے خون کی ندیان بہا کر فتح کیا تھا۔ پھر کفار کی حریصانہ حوصلہ مندیون کے جولانگاہ بن گئے پیراہن خلافت کی دھجیان اڑادی گئین۔ خلیفۃ المسلمین جسکی ہستی سے تمام روئے زمین کے مسلمانوں کی ہستیون کا شیرازہ بندھتا ہے اور جو بحیثیت ظل اللہ فی الارض ہونے کے آسمانی قانون کا رائج کرنے والا اور مسلمانون کے حقوق و مصالح کا محافظ اور شعائر اللہ کی صیانت کا ضامن اور کلمۃ اللہ کی رفعت و سربلندی کا کفیل تھا وہ بھی بے شمار دشمنون کے نرغہ مین پھنسکر بے دست وپا ہو چکا ہے۔

صبت علی مصائب لو انھا   صبت علی الایام صرن لیالیا

رسول اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا (خاکم بدہن) سرنگون ہوا جارہا ہے حضرت عبیدہ سعد بن ابی وقاص۔ خالد بن الولید اور ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہم کی روحین اپنی خوابگاہون میں بیچین ہین۔

یہ سب کیون ہے اسلئے کہ مسلمانوں مین سے غیرت اور حمیت مفقود ہو رہی ہے جو جرات اور دینی حرارت انکی میراث تھی وہ انھون نے غفلت اور تعیش کے نشہ مین دوسرون کے حوالہ کر دی ہے۔

یہ ہی نہیں کہ اس مصیبت کیوقت ایک مسلمان نے دوسرے کی مدد نہیں کی بلکہ قیامت تو یہ ہے کہ کفار کی موالاۃ اور اعانت اور وفاداری کے شوق مین ایک مسلمان نے دوسرے کی گردن کاٹی۔ بھائی نے بھائی کا خون پیا۔ اور دشمنون کے سامنے

سرخرو ہونے کیلئے اپنے ہی خون میں لتھڑینگے۔

اے فرزندان اسلام اور اے محبان ملۃ وطن۔ آپ کو مجھ سے زیادہ معلوم ہے کہ جس برق مسلم سوزنے ان بلاد اسلامیہ کے خرمن آزادی کو جلایا اور خلافت اسلامیہ کے قصر کو آگ لگائی اوسکا اصلی ہیولی عربون اور ہندوستانیونکے خون گرم سے طیار ہوا تھا اور جس دولت سے نصارئ ان ممالک مقدسہ میں کامیاب ہوے اسکا بہت بڑا حصہ تمہارے ہی دست و بازو سے کمایا ہوا تھا۔

پس کیا اب بھی کوئی ایسا بلید اور غبی مسلمان پایا جاتا ہے جسکو نصاریٰ کی موالاۃ اور مناصرۃ کے نتائج قطعیہ معلوم نہ ہوے ہون اور ایسی تشویشناک حالت میں جبکہ ڈوبتا ہوا آدمی ایک تنکے کا سہارا ڈہونڈتا ہے وہ اس فکر میں ہو کہ کوئی صورت موالات کے جواز کی نکالے۔

اے میرے عزیزو یہ وقت استحباب و فرضیت کی بحث کا نہیں بلکہ غیرۃ اسلامی اور حمیت دینی سے کام لینے کا ہے کہیں علماء زمانہ کا چھوٹا بڑا اختلاف تمہاری ہمتون کو پست اور تمہارے ولولون کو پژمردہ نہ کردے۔

میں تم سے اسوقت یہ نہیں کہتا کہ تم تلوار لیکر جہاد کرو یا عراق شام میں جاکر اپنے بھائیون کا ساتھ دو بلکہ محض اسقدر درخواست کرتا ہون کہ اپنے دشمنون کے بازؤنکو قوی مت بناؤ اور حق تعالےٰ شانہ کے ان ارشادات پر نہایت مستعدی اور جوانمردی اور اخلاص نیت سے عمل کرو۔

۱؎ یاایہا الذین امنوا لاتتخذوا الیہود والنصارٰی اولیاء بعضہم اولیاء بعض ومن یتولہم منکم فانہ منہم	۱؎ اے ایمان والو یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست اور مددگار مت بناؤ وہ آپس میں ایک دوسرے کے مددگار ہین اور جو کوئی تم میں سے انکو دوست اور مددگار بنائے وہ بھی ان ہی میں سے ہے
۲؎ لا یتخذ المومنون الکافرین اولیاء	۲؎ مسلمانون کو نہیں پہونچتا کہ وہ مومنین کے سوا کافرون

من دون المومنين ومن يفعل ذالك فليس من الله فى شيئ

کو اپنا دوست یا مددگار بنائین اور جوا لیسا کریگا اُسکو اللہ سے کچھ سروکار نہین۔

بشر المنافقين بان لهم عذابا اليما الذين يتخذون الكافرين اولياء من دون المومنين ايبتغون عندهم العزة فان العزة لله جميعا

ان منافقین کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنادو جو مومنین کے سوا کافرون کو اپنا رفیق بناتے ہین کیا وہ انکے پاس عزت تلاش کرتے ہین حالانکہ تمامتر عزت خدا کیلئے ہے

يا ايها الذين امنوا لا تتخذوا الكافرين اولياء من دون المومنين تريدون ان تجعلوا لله عليكم سلطانا مبينا۔

اے ایمان والو مومنین کے سوا کافرون کو اپنا یار مددگار مت بناؤ کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہ کا الزام صریح۔

يا ايها الذين امنوا لا تتخذوا الذين اتخذوا دينكم هزوا ولعبا من الذين اوتوا الكتاب من قبلكم والكفار اولياء واتقوا الله ان كنتم مومنين

اے ایمان والو تم ان اہل کتاب اور کافرون کو اپنا یار مددگار مت بناؤ جنہون نے بنالیا ہے تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل اور اللہ سے ڈرو اگر تم مومن ہو۔

ترى كثيرا منهم يتولون الذين كفروا لبئس ما قدمت لهم انفسهم ان سخط الله عليهم وفى العذاب هم خالدون ولو كانوا يومنون بالله والنبى وما انزل اليه ما اتخذوهم اولياء ولكن كثيرا منهم فاسقون۔

انمین سے بہت تم ایسے دیکھوگے جو رفیق بنتے ہین کافرون کے بیشک برا ہے وہ جو آگے بھیجا ہے انہون نے خود اپنے لئے کہ اللہ کا غضب ہے انپر اور وہ ہمیشہ عذاب میں ہیں اور اگر یقین رکھتے وہ اللہ پر اور نبی پر اور اسپر جو نبی کیطرف اتارا گیا تو کافرون کو رفیق نہ بناتے لیکن ان میں بہت سے نافرمان ہین۔

لا تجد قوما يومنون بالله واليوم الاخر يوادون من حاد الله ورسوله ولو كانوا اباءهم او ابناءهم او اخوانهم او عشيرتهم اولئك كتب فى قلوبهم الايمان وايدهم بروح منه ويدخلهم

نہین پاؤگے تم کسی قوم کو جو یقین رکھتی ہو اللہ پر اور قیامت کے دن پر کہ وہ دوستی کرے انسے جنہون نے مقابلہ کیا اللہ کا اور اسکے رسول کا اگرچہ وہ انکے باپ بیٹے یا بھائی یا رشتہ دار ہین کیونکہ انہون ایسے ہی لوگ ہین جنکے دلون مین اللہ نے ایمان ثبت کردیا اور اپنی روح سے انکی مدد فرمائی اور انکو داخل کریگا

جنّٰت تجری من تحتها الانهٰر خٰلدین فیها رضی اللّٰہ عنہم ورضوا عنہ اولٰئک حزب اللّٰہ۔ الا ان حزب اللّٰہ ھم المفلحون۔	باغ بہشت میں جنکے نیچے بہتی ہیں نہریں جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اللہ ان سے خوش اور وہ اللہ سے خوش یہ جماعت ہے اللہ کی یاد رکھو کہ خدا کی جماعت ہی کامیاب ہے۔
یاایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء تلقون الیہم بالمودۃ وقد کفروا بما جاءکم من الحق۔	اے ایمان والو میرے دشمن اور اپنے دشمن کو رفیق مت بناؤ پیغام بھیجتے ہو تم انکی طرف دوستی کا حالانکہ وہ منکر ہوئے ہیں اس سچائی سے جو تمہارے پاس بھیجی ہے

اس مضمون کی آیات قرآن مجید مین بکثرت ہین جنکا استیعاب مقصود نہین۔ مگر اسقدر واضح رہے کہ اولیاء کا ترجمہ جو ہم نے دوست اور مددگار سے کیا ہے اسکا ماخذ امام ابن جریر طبری، اور حافظ عمادالدین بن کثیر اور امام فخرالدین رازی وغیرہم اکابر مفسرین کی تصریحات ہین۔

ہماری غرض صرف اسقدر ہے کہ ترک موالات کے تحت میں جنیسا کہ انکی مدد کرنا داخل ہے اسی طرح ان سے امداد لینا بھی ہے لہذا آپ کے سوال اوّل و دوئم کا جواب یہ ہوگا کہ مدارس میں جو امداد گورنمنٹ سے لیجاتی ہے اور جو وظائف طلبہ وغیرہ کو ملتے ہیں وہ سب قابل ترک ہین اور اس ترک موالات میں طلبہ اپنے والدین کی اجازت کے محتاج نہیں ہین بلکہ ان کا حق ہے کہ وہ ادب اور تہذیب کے ساتھ اپنے والدین کو بھی ترک موالات پر مستعد بنائین۔

اسوقت جو خلجان بعض طلبہ کو پیش آرہا ہے عہد نبوۃ میں بھی مومنین کو پیش آیا تھا چنانچہ انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک میں عرض کیا کہ یارسول اللہ کفار سے بالکل علحدگی اور قطع تعلق کسطرح ہوسکتا ہے۔ اگر ہم ایسا کرینگے تو اپنے ماں باپ اپنے بھائیون اور اپنے سب خویش و اقارب سے چھوٹ جائیں گے۔ ہماری تجارتیں تباہ ہوجائین گی۔ ہمارے اموال ضائع ہون گے اور ہماری بستیاں اجڑ جائیں گی۔ اس کا جواب حق تعالےٰ نے یہ عنایت فرمایا کہ۔

قل ان کان اباءکم وابناءکم واخوانکم	کہدو تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی
وازواجکم وعشیرتکم واموال اقترفتموھا	اور تمہاری بیویاں اور تمہارا کنبہ اور مال جو تم نے کمایا ہے
وتجارۃ تخشون کسادھا ومساکن	اور تجارت جسکی کساد بازاری سے تم ڈرتے ہو اور مکانات
ترضونھا احب الیکم من اللہ	جو تمکو پسند ہیں اگر یہ سب تم کو خدا و خدا کے رسول اور خدا کی
ورسولہ وجہاد فی سبیلہ فتربصوا	راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ عزیز ہیں تو منتظر رہو تاکہ لے آئے اللہ
حتیٰ یاتی اللہ بامرہ واللہ لا یھدی	اپنے حکم کو اور اللہ دستگیری نہیں کرتا اس قوم کی
القوم الفٰسقین	جو نافرمان ہو۔

کبھی دل میں یہ وسوسہ گذرتا ہے کہ اگر یہ تحریکات جو ملک میں پھیل رہی ہیں خدانکردہ ناکام ہوئیں اور گورنمنٹ اپنی ضد پر اڑی رہی تو ہمکو سخت ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہے اسی طرح کے خیالات اس زمانہ میں بھی پیش کئے گئے تھے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے کہ یقولون نخشیٰ ان تصیبنا دائرۃ یعنی منافقین کہتے ہیں کہ ہمارے دوستانہ تعلقات یہود کے ساتھ اسلئے ہیں کہ زمانہ کی گردش سے کہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ارادے ناکامیاب ہوں اور یہود غلبہ حاصل کرلیں تو اسوقت ہمارے لئے بڑی مصیبت کا سامنا ہوگا۔ اسکے جواب میں حق تعالےٰ شانہ نے فرمایا کہ۔

فعسی اللہ ان یاتی بالفتح او امر من عندہ	تو قریب ہے کہ لے آئے اللہ فتح یا کوئی اور بات
فیصبحوا علیٰ ما اسروا فی انفسھم نادمین	اپنے پاس سے پھر منافقین ان خیالات پر نادم ہوکر
	رہجائیں جو انکے دلوں میں مکنون ہیں۔

پس اے میرے عزیزو تم اللہ پر بھروسہ کرکے اور اُسکی رسی کو مضبوط تھام کر اپنے عزم پر قائم رہو اور موالاۃ نصاریٰ ترک کرو اور اپنی استطاعت کے موافق جو خدمت گذاری اسلام اور اہل اسلام کی کرسکتے ہو اُس سے درگذر نہ کرو کہ اب وقت درگذر کا نہیں ہے۔

اب بندہ یہ التماس ختم کرتا ہے۔ اسقدر اور معروض ہے کہ بندہ کوئی مفتی نہیں ہے

فتوے لکھنا دوسرے علماء کا کام ہے۔ تاہم امید کرتا ہوں کہ میری معروضات سے
آپ کو اپنے سوالات کا جواب مل جائے گا۔ اور علیگڈھ کالج کی عمارتوں اور کتب خانوں
وغیرہ کی حفاظت کے ساتھ ساتھ یہ خیال بھی آپ کے دل کو دستک دیگا کہ قسطنطنیہ
شام۔ فلسطین اور عراق کی قیمت سے ان چیزوں کو کیا نسبت ہے۔

تیسرا فتویٰ شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و بہ نستعین

نمبر ۱۔ ترک موالات عن النصاریٰ کے متعلق جو استفسار اس ضعیف اور درماندہ
سے کیا گیا ہے ہر چند اپنے ضعف اور ناتوانی کے باعث مجبور ہوں اور نہ اپنی تحریر سے کوئی
خاص نفع خیال میں آتا ہے، مگر اس حالت میں سکوت اور انکار کو بھی ناجائز سمجھتا
ہوں۔ اسلئے بالاجمال اور بقدر ضرورت و کفایت عرض ہے کہ موالات کفار کی ممانعت
اور حرمت قرآن و حدیث میں مصرح ہے اور متعدد مواقع میں موجود ہے بالخصوص
اُنکے ساتھ جو تخریب اسلام میں ساعی ہو کر جگہ جگہ اسلام و مسلمین کی ہر قسم کی ایذا
رسانی کا ثبوت دے رہے ہیں۔ اور استقبال میں اس سے زائد اندیشے ہیں۔
ایسے وقت میں ترک موالات کی فرضیت میں تامل کرنا کسی طرح جائز نہیں معلوم
ہوتا۔ اور جو خطرات پیش نظر ہیں ہر چند وہ بھی قابل انکار نہیں مگر انکے اندیشہ سے
سب موجود اور آئندہ بلاؤں پر صبر و سکوت کر لینا ہرگز جائز نہیں۔ مسلمانوں پر
فرض ہے کہ اپنے حقوق و منافع ضروریہ کو متفق ہو کر حکام سے حاصل کرنے میں ہرگز

کوتاہی نکرین۔ مسلمانون کی کوتاہیون کا نتیجہ ہے جو کچھ نظر آرہا ہے۔ اب آخر تا بکے؟
مصالحت اور واداری کا برتاؤ کرنا اور جو ہنود اس درد میں ہماری غمخواری کرین
اُنسے مبرّۃ اور اقساط (حسن سلوک) سے پیش آنا شرعًا درست اور جائز ہے ہان یہ
غرض ہو کہ اس امداد مین کسی حکم شرعی میں ادنی خلل اور نقصان نہ آئے، نیز جو صاحب
یہ کام کرین ایسے مصالح اور مقاصد پر پوری نظر اور احتیاط رکھین۔ اس جواب ور
نمبر کے جواب ثبوت اس آیت سے واضح ہے (آیۃ) لَا یَنْھٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیْنَ
لَمْ یُقَاتِلُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ وَلَمْ یُخْرِجُوْکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ اَنْ تَبَرُّوْھُمْ وَتُقْسِطُوْا
اِلَیْھِمْ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ۝ اِنَّمَا یَنْھٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیْنَ
قَاتَلُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ وَاَخْرَجُوْکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ وَظَاھَرُوْا عَلٰۤی اِخْرَاجِکُمْ
اَنْ تَوَلَّوْھُمْ وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ اس آیت کا
شان نزول تفاسیر سلف میں دیکھہ لیا جائے۔ نیز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کفار
مکہ کی سختیون سے تنگ آکر ملک حبشہ کی (جو اسوقت کافر تھا) زیر حمایت رہنے کو
اچھا سمجھنا۔ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ابن الدغنہ کی امان کو قبول کرنا
اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ابوطالب کی وفات پر تاسّف انگیز کلمات فرماکر
اُنکی تائید اور اعانت کو یاد فرمانا نیز بنو خزاعہ اور بعض دوسرے قبائل کا فتح مکہ کے
وقت آپکے ساتھ ہونا یہ اور اس قسم کی نظائر کثیرہ بھی موجودہ حالت کو دیکھتے ہوے
نظر انداز کرنے کے قابل نہین۔

(۲) ترک موالات کے متعلق بہت سی جزئیات ہین جو امر مسلمانون کو نافع نظر آئے
اسکا کرنا ضروری ہے۔ ہان یہ امر ضروری اور مفید معلوم ہوتا ہے کہ اپنے مدارس
اور اپنے لڑکون کی تعلیم کو اپنے ہاتھ مین لیکر اپنی دینی حیات اور ملی خصائل پر
اس کا نظام قائم کیا جائے۔

علیگڈھ کالج کی ابتدائی حالت مین علماء متدینین نے علی العموم اس قسم کی تعلیم سے (جو از سرتا پا گورنمنٹ کے رنگ میں رنگی ہوئی ہے) روکا بدقسمتی کہ وہ رک نہ سکی اب جبکہ اُسکے ثمرات و نتائج آنکھون سے دیکھ لئے تو قوم کو اس سے بچانا بالبداہۃ ایک ضروری امر ہے طلباء کے والدین دیکھ بھال کر اور سمجھا نے پر بھی اسی تعلیم پر زور دین اور مذہبی تعلیم سے فارغ ہون تو طلبہ کو ضروری ہے کہ بوجہ اللہ تعلیم مذہبی اور اسلام کی خدمت گذاری کیلئے سعی کرین۔

الملتمس
بندہ محمود الحسن عفی عنہ

ترک موالات پر حضرت مولانا محمود حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا

وہ ارشاد جو جمعیۃ العلما میں سُنایا گیا

آپ کو معلوم ہے کہ علماء ہند کی ایک کثیر جماعت یہ فیصلہ کر چکی ہے کہ چونکہ ہندوستان کے مسلمانون کے پاس مدافعت اعدا کے مادی اسباب نہیں ہین۔ توپین۔ ہوائی جہاز۔ بندوقین۔ انکے ہاتھ میں نہین اسلئے مادی جنگ نہین کر سکتے ہین۔ لیکن انہین یقین رکھنا چاہیئے کہ جب تک برطانیہ کے وزرا اسلامی مطالبات تسلیم نہ کرین اسوقت تک تمام ہندوستان کے مسلمانون کی انکے ساتھ معاشرتی اور اخلاقی جنگ کی حالت ہے یعنی مسلمانون پر حرام ہے۔ کہ وہ اسلام کے دشمنون کیساتھ ایسے تعلقات قائم رکھیں جن سے انکی مخالفانہ اور معاندانہ طاقت کو مدد پہونچے اور انکے نشہ غرور و تکبر کو تیز کرے مسلمانون کا اولین فرض ہے کہ وہ دشمن اسلام کو دشمن کے مرتبہ میں رکھین اور ایسے تعلقات جو میل جول اور دوستی محبت پیدا کرنے والے ہین ایک دم چھوڑ دیں۔ اس اخلاقی جنگ کا

نام ترک موالات ہے جسکے متعلق قرآن پاک میں صریح احکام موجود ہیں - حق تعالیٰ نے سورۂ ممتحنہ میں ارشاد فرمایا ہے

یَآاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَآءَ ؕ یعنی اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمن کو دوست اور مددگار نہ بناؤ۔

اس آیت میں حضرت حق تعالیٰ نے مسلمانوں کو دشمنان خدا اور دشمنان اہل اسلام کے ساتھ موالات کرنے سے منع فرمایا ہے اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ جسوقت حضور نبی کریم صلعم نے غزوہ فتح مکہ کا ارادہ فرمایا اور اسکا سامان ہونے لگا تو حاطب بن ابی بلتعہ صحابی نے مشرکین عرب کو ایک خفیہ اطلاع کا خط لکھا جسمیں انکو متنبہ کیا تھا کہ رسول خدا تمہارے اوپر حملہ کی طیاریاں کر رہے ہیں تم اپنا بھلا سوچ لو چونکہ قریش کے ساتھ انکا کوئی نسبی تعلق نہ تھا اسلیئے انہوں نے چاہا کہ میں انکے ساتھ یہ احسان کر دوں اور اسکے بدلے میں وہ میرے اہل وعیال اور جائداد وغیرہ کی جو مکہ میں ہے حفاظت کریں۔ حضور کو وحی سے اطلاع ہوگئی اور راستہ میں سے وہ خط پکڑا گیا اس پر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اس میں کئی باتیں خاص توجہ کے لائق ہیں۔

اوّل یہ کہ اسمیں حضرت حق تعالیٰ نے عدوی و عدوکم فرمایا ہے جس سے صاف طور پر سمجھا جاتا ہے کہ دشمنان خدا و دشمنان اہل اسلام سے ترک موالات کا حکم دینے کی علت انکی عداوت اور دشمنی ہے - تو جہاں کہیں عداوت اور دشمنی موجود ہوگی وہاں ترک موالات کا حکم اسی طرح عائد ہوگا جس طرح آیت شریفہ کے نزول کے واقعہ میں ہوا تھا۔

دوسرے یہ کہ حاطب بن ابی بلتعہ نے کفار مکہ کی محبت یا قلبی میلان یا انکے کفر سے راضی ہونیکی وجہ سے یہ کام نہ کیا تھا بلکہ محض ایک دنیوی مصلحت کیوجہ سے کیا تھا

اور مصلحت بھی ایسی کہ انکے اہل وعیال کی حفاظت کی اور کوئی سبیل نہ تھی کیونکہ وہ دشمنوں کے تسلط کے مقام میں تھے گویا انکا یہ خبر دینا دشمنوں کی ایک خدمت (محافظت جائداد و اہل وعیال) کا معاوضہ تھا۔ باوجود اسکے حضرت حق نے اسکو موالات سے تعبیر فرمایا اور ممانعت کا حکم بھیجا۔

تیسرے یہ کہ حاطب کا یہ فعل یعنی خبر دینا کفار مکہ کی کوئی مادی مدد کرنا نہ تھا۔ بلکہ صرف اُن کو اُنکے برے انجام سے خبردار کرنا اور اپنی نجات کا طریقہ سوچ لینے کیلئے ہلاکت کا وقت سر پر آنے سے پہلے موقعہ بہم پہونچانا تھا۔ مگر صرف اتنی بات کو بھی حق تعالیٰ نے موالات ممنوعہ میں داخل فرماکر موالات کی ممانعت کا حکم نازل فرمایا۔

حاطب کے اس خفیہ خط کے یہ الفاظ اس مضمون پر پوری روشنی ڈالتے ہیں۔

ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یریدکم فخذوا حذرکم (خازن)	یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے اوپر حملہ کا ارادہ فرما رہے ہیں تم تم اپنا بچاؤ اختیار کرلو

اور جب حضور نے اُن سے دریافت کیا کہ کیوں حاطب یہ کیا حرکت تھی تو انہوں نے جواب دیا

مافعلتہ کفرا ولا ارتداد اعن دینی ولا رضا بالکفر بعد الاسلام	کہ حضور میں نے یہ کام کفر کی وجہ سے یا اسلام سے پھر جانے کے باعث یا اسلام لانے کے بعد کفر کیساتھ راضی ہونیکے سبب سے نہیں کیا۔
کان اھلی بین ظھرانیھم فخشیت علی اھلی فاردت ان اتخذ عندھم یدا وقد علمت ان اللّٰہ تعالیٰ ینزل بھم باسہ وان کتابی لایغنی عنھم شیئا۔ (خازن)	میرے اہل عیال کفار مکہ کے گھیرے میں تھے مجھے ان کی جان کا خوف تھا تو میں نے چاہا کہ اُنکے ساتھ ایک احسان کردوں اور بے شک میں جانتا تھا کہ خدائے تعالیٰ ان کافروں پر اپنا عذاب نازل کرے گا اور میرے خط سے انہیں کوئی فائدہ نہ پہونچے گا۔

چوتھے یہ کہ حضرت فاروق اعظم نے حاطب کے اس فعل کو نکث بیعت اور مظاہرت سے تعبیر فرمایا۔

لکنہ قد نکث وظاہر اعداءک علیک (ابن جریر طبری)	یارسول اللہ اس (حاطب) نے اسلام کی بیعت توڑ دی اور آپ کے خلاف آپکے دشمنوں کی مدد کی۔

اسکے بعد حضرت حق تعالی ارشاد فرماتے ہین۔

اِنَّمَا یَنْھٰکُمُ اللّٰہُ عَنِ الَّذِیْنَ قَاتَلُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ وَاَخْرَجُوْکُمْ مِّنْ دِیَارِکُمْ وَظَاھَرُوْا عَلٰٓی اِخْرَاجِکُمْ اَنْ تَوَلَّوْھُمْ وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ ممتحنۃ	یعنی حق تعالے تم کو ایسے لوگونکی موالات سے منع کرتا ہے جو تم سے مذہبی لڑائی لڑے اور تمکو تمہارے گھرون سے نکالا اور نکالنے والونکے مددگار ہوے اور جو لوگ انسے موالات کرینگے وہ ظالم ہین۔

جن کافرون میں یہ تین چیزین پائی جائیں اور انکی موالات کو یہ آیت حرام قرار دیتی ہے۔

اوّل مسلمانون سے دینی لڑائی لڑنا۔

دوم۔ مسلمانون کو گھرون سے نکالنا اور خانہ ویران کرنا

سوم۔ نکالنے والونکی مدد کرنا۔

پہلی بات کہ برطانیہ کی مسلمانون سے لڑائی مذہبی لڑائی تھی یا نہیں برطانیہ کے وزیر اعظم نے ان الفاظ سے جو جنرل الینبائی کو فتح بیت المقدس کی مبارکباد دینے کے وقت کہے گئے تھے اور اس فتح کو شاندار صلیبی فتح قرار دیا گیا تھا صاف ظاہر ہے اور ٹرکی کے ساتھ التواء جنگ اور صلح کے شرائط پر نظر ڈالنے سے موٹی نظر والے کو بھی حقیقت حال نظر آجاتی ہے تھریس پر یونانیون کو قبضہ دلانا قسطنطنیہ پر قبضہ کرلینا۔ اپنے صریح و صاف وعدون کی خلاف ورزی کرنا سمرنا میں یونانیون کے مظالم کو نہ روکنا یہ تمام چیزین ایسی ہین کہ انکے بعد کسی کو اس بات میں شبہ باقی نہین رہ سکتا کہ ترکون کے ساتھ صرف انکے مسلمان ہونے کیوجہ سے یہ تمام ناانصافیاں روا رکھی گئی ہین۔

دوسری بات مسلمانون کو گھرون سے نکالنا۔ قسطنطنیہ اور اسکے اطراف سے ہزارون محبان وطن نکل بھاگے۔ خود ولیعہد سلطنت نے اسلامی حسیت کی وجہ سے کئی مرتبہ نکلنے کا ارادہ کیا مگر اُن کو سخت حراست میں کر دیا گیا۔ یونانیون کے مظالم سے ہزارون مسلمان سمرنا سے گھر بار چھوڑ کر بھاگے۔ قسطنطنیہ سے بہت سے معززین اور معتدبہ افراد کو جلاوطن کر کے مالٹا وغیرہ میں بھیجدیا یہ تمام واقعات ہیں جنسے اخراج من الدیار اور مظاہرت علی الاخراج میں کوئی شبہ باقی نہیں رہتا۔ مالٹا میں ٹرکی کے بہت سے مقتدر افراد ابھی موجودگی کے زمانہ میں نظر بند تھے۔

پس جبکہ یہ تینون باتیں سلطنت برطانیہ کے ذمہ دار وزرا کی طرف سے واقع ہو گئیں تو اب بھی کسی مسلمان کو برطانیہ کے ساتھ موالات کے حرام ہونے میں کوئی شبہ ہو سکتا ہے۔

رہا یہ شبہ کہ موالات اور چیز ہے اور معاملہ اور چیز ہے۔ آیت موالات کو منع کرتی ہے نہ معاملات کو تو میں کہونگا کہ ہان موالات اور معاملہ میں مفہوم کے لحاظ سے فرق ضرور ہے لیکن موالات کے مفہوم میں قربت اور نزدیکی پیدا کرنے والے تعلقات اور باہمی نصرت و معاونت کے تمام ارتباطات لغوی معنے کے لحاظ سے داخل ہین پس تمام ایسے معاملے جنکی وجہ سے دشمن کے ساتھ میل جول ربط اتحاد بڑھے ایسے معاملات جو اُن کی معاندانہ طاقت کو بڑھائین ایسے تعلقات (فوجی ملازمت وغیرہ) جو مسلمانون کو ہلاکت اور شوکت اسلامیہ کے مٹانے مین دخل رکھتے ہون۔ ایسے روابط جنکی وجہ سے انہین موقعہ ملے کہ مسلمانون کی رضامندی پر استدلال کر سکین ایسے مراسم جن سے انکے ساتھ محبت والفت کا اظہار ہوتا ہو۔

براہ راست یا بالواسطہ موالات ممنوعہ محرمہ میں داخل ہیں۔ حاطب بن ابی بلتعہؓ کے واقعہ کو بغور دیکھا جائے اور فاروق اعظم کی ایمانی عینک سے مشاہدہ کیا جائے

تو پھر کوئی شبہ واقع نہیں ہو سکتا۔

اس کی تفصیل کا یہ وقت نہیں ہے اسلیئے صرف اسی قدر پر اکتفا کرتا ہون

دوسرا شبہ یہ کیا جاتا ہے کہ مسلمان ترک موالات سے تکلیف اور نقصان اٹھائیں گے

اسکے جواب مین بھی مختصراً یہ واقعہ ذکر کر دینا کافی سمجھتا ہون۔

کہ جسوقت یہود بنو قینقاع سے مسلمانونکی لڑائی ہوئی تو عبادہ بن الصامت انصاری نے عرض کیا۔

قال عبادة ان لی اولیاء من الیهود کثیر عددهم شدیدة شوکتهم وانی ابرأ الی الله والی رسوله من ولایتهم وحلفهم ولا مولی لی الا الله ورسوله وقال عبد الله ابن ابی لکنی لا ابرأ من ولاء یهود انا رجل لا بد لی منهم ؛ (ابن جریر وخازن)۔	کہ حضور میری یہود کی ایسی جماعت سے موالات تھی جنکی تعداد بہت ہے اور طاقت زبردست ہے۔ آج میں انکی موالات سے دست برداری کرتا ہون اور اب خدا اور رسول کے سوا میرا کوئی ہونگے نہیں اس پر عبد اللہ بن ابی رمنافق، بولا کہ میں تو یہود کی موالات سے دست برداری نہین کرسکتا کیونکہ میری تو بغیر انکے گزر مشکل ہے۔

اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰی اَوْلِیَآءَ۔	ایمان والو۔ یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ اور اُن سے موالات نہ رکھو۔

اور منافقین کا یہ قول ہے کہ ہمیں تکالیف اور مصیبتین پہنچنے کا خوف ہے جواز موالات کیلیئے کافی نہ ہوا اور انکو موالات کی اجازت نہ دیگئی۔

بلکہ ایسے لوگونکے بارے میں حضرت حق تعالیٰ نے فی قلوبهم مرض فرمایا ہے

اور ان کے اس قول کا کہ ہمیں تکلیفین اور مصیبتین پہونچنے کا خوف ہے یہ جواب دیا

کہ عنقریب حق تعالیٰ اپنی طرف سے مسلمانون کی فتح یا اور کوئی مہتم بالشان امر ظاہر کریگا

جس سے یہ تمام ڈرے وائے اپنے نفسانی منصوبونپر نادم ہو جائین گے۔

آج بھی ایک میدان عمل تمہارے سامنے ہے، ابتلا و امتحان کی کڑی منزل درپیش ہے مگر آپ دور نہ جائیں صرف اپنے آقائے نامدار خاتم النبین صلعم کے حالات پر غور کرین۔ آپکو مشرکین عرب نے اسقدر سخت تکلیفین پہنچائیں ہین۔ کہ الامان الحفیظ مگر آپ ان تمام جانگداز تکلیفونکو نہایت استقامت کے ساتھ برداشت فرماتے رہے اور اپنے فرض تبلیغ کو جاری رکھا یہانتک کہ کفار مکہ نے آپکے قتل کا منصوبہ باندھکر آپکے مکان کا محاصرہ کر لیا۔ اسوقت آپ خدا تعالیٰ کے حکم سے مکان چھوڑکر تشریف لیگئے اور تین دن غار ثور میں رہکر مدینہ منورہ چلے گئے وہ زمانہ مسلمانون کے لئے سخت ابتلا و آزمایش کا زمانہ تھا مسلمانون کی تعداد نہایت قلیل اور مالی حالت نہایت تنگی کی تھی۔ مگر اُن کے ایمان پختہ اور قلب مطمئن تھے۔ اُنکی صداقت و استقامت کی برکت تھی کہ کفار کے تمام منصوبے خاک مین مل گئے اور خوار و ذلیل ہو کر مغلوب ہوے اور خدا کا نور تمام دنیا مین پھیل گیا۔

میری غرض اس بیان سے صرف یہ ہے کہ آج اگر مسلمانون کے ایمان پختہ ہو جائین اور خدا تعالیٰ کے وعدۂ نصرت (وکان حقا علینا نصر المؤمنین) پر اُن کو پورا بھروسہ ہو جائے اور تکالیف کی برداشت میں ذرا صبر و استقامت سے کام لین تو اُن کی کامیابی یقینی ہے کیونکہ آج دنیا مین مسلمانون کی تعداد چالیس کروڑ ہے جسمین سے صرف ہندوستان مین سات ساڑھے سات کروڑ آباد ہین۔ اگر یہ سب متفقہ طور پر اسلامی خدمت کے لئے صبر و استقامت کی ڈھال لیکر کھڑے ہو جائیں تو کیا کوئی طاقت ہے جو توحید کی تجلیہ پر غالب آجائے۔

دشمنان خدا ہمیشہ اسلام اور مسلمانون کو صفحہ ہستی سے مٹا دینے کی کوشش کرتے رہے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کی نصرت اور توفیق سے مومنین کی قوت ایمانی اور

استقامت ہمیشہ انکی کوششوں کے سامنے سدِّ سکندری ثابت ہوئی ہے - اسلام خدا کا نور ہے جو اُن کور چشموں کی معاندانہ پھونک سے کبھی نہیں بجھ سکتا -

فرزندان توحید آج تمہارے ایمان اور اخلاص کا امتحان لیا جا رہا ہے. خدا تعالیٰ دیکھ رہا ہے کہ کون اس کے جلال و جبروت کے سامنے سر جھکاتا ہے اور کون ہے جو دنیا کی ناپائدار ہستیوں کے خوف سے خدا کی امانت میں خیانت کرتا ہے -

اگر تم کو میدان محشر میں خدا کے سامنے پیش ہونا ہے - اگر تم کو رسول پاک صلعم کی شفاعت کی آرزو ہے - تو اس کے پاک دین کی حفاظت کرو اس کے مقدس احکامات کی اطاعت کرو - اس کی امانت توحید کو برباد نہ ہونے دو - اور اسکی دی ہوئی عزت کو حقیقی عزت سمجھو -

اسلام صرف عبادات کا نام نہیں - بلکہ وہ تمام مذہبی، تمدنی - اخلاقی، سیاسی، ضرورتوں کے متعلق ایک کامل و مکمل نظام رکھتا ہے - جو لوگ کہ زمانہ موجودہ کی کشمکش میں حصہ لینے سے کنارہ کشی کرتے ہیں اور صرف حجروں میں بیٹھ رہنے کو اسلامی فرائض کی ادائیگی کے لئے کافی سمجھتے ہیں وہ اسلام کے پاک و صاف دامن پر ایک بدنما دھبہ لگاتے ہیں -

اُن کے فرائض صرف نماز روزہ میں منحصر نہیں بلکہ اس کے ساتھ ہی ساتھ اسلام کی عزت برقرار رکھنے اور اسلامی شوکت کی حفاظت کرنے کی ذمہ واری بھی اُن پر عائد ہوتی ہے - وفقنا اللہ وایاکم لما یحب ویرضیٰ -

برادران وطن نے تمہاری اس مصیبت میں جسقدر تمہارے ساتھ ہمدردی کی ہے اور کر رہے ہیں وہ انکی اخلاقی مروت اور انسانی شرافت کی دلیل ہے اسلام نے احسان کا بدلہ احسان قرار دیا ہے - لیکن ظاہر ہے کہ احسان اسکا نام ہے

کہ آپ اپنی چیز کسیکو دیدیں کسی دوسرے کی چیز اٹھا کر دیدینے کو احسان نہیں کہتے اسلیئے آپ برادران وطن کے احسان کے بدلے میں وہی کام کر سکتے ہین جو اخلاقی اور شریفانہ طور پر اپنے اختیارات سے کر سکتے ہوں، مذہبی احکام خدا کی امانت ہیں اُنپر تمہارا اختیار نہیں ہے۔ اسلیئے لازم ہے کہ حدود مذہب کے اندر رہکر تم احسان کے بدلے میں احسان کرو۔ اور دونوں قومیں ملکر ایک ایسے زبردست دشمن کے مقابلے کے لئے کھڑے ہوجاؤ جو تمہارے مذہب تمہاری آزادی کو پامال کر رہا ہے۔

جماعت علما جو حقیقتہً مسلمانون کے مذہبی قائد ہیں ان کا فرض ہے کہ اسوقت موقعہ کی نزاکت اور اہمیت کو نظر انداز نہ کرین۔ آپس کے نزاع اور اختلاف میں پڑکر اصل مقصود کو خراب نہ کریں ورنہ مسلمانون کی خرابی اور بربادی کی تمام تر ذمہ داری انہین پر عائد ہوگی۔ علمی تدقیقات کے لئے آپ کیواسطے بہت سے میدان کھلے ہوے ہین عبادت و ریاضت کے لئے بہت سی راتین آپ کو بلا شرکت غیرے حاصل ہین مگر جو کام کہ جبل اُحد اور میدان بدر مین ہوا وہ مسجد نبوی جیسی مقدس جگہ کے مناسب نہ تھا۔

آج احتجاج اور مطالبہ حقوق کے میدان صرف مظاہرون کے پلیٹ فارم ہین خلوتیں اور تنہائی کی راتیں اسکے لئے کافی نہیں ہیں اگر موجودہ زمانہ میں توپ، بندوق ہوائی جہاز کا استعمال مدافعت اعداء کے لئے جائز ہوسکتا ہے (باوجودیکہ قرون اولی مین یہ چیزین نہ تھین) تو مظاہرون اور قومی اتحادون اور متفقہ مطالبون کے جواز میں بھی تامل نہ ہوگا، کیونکہ موجودہ زمانہ مین ایسے لوگون کیلئے جنکے ہاتھ میں توپ بندوق ہوائی جہاز نہیں یہی چیزیں ہتیار ہین۔

معزز حاضرین برطانیہ کا یہ دعوے کہ وہ کسی کے مذہبی امور میں مداخلت نہیں کرتی آپ ہمیشہ سے سنتے آئے ہیں مگر میں پوچھتا ہون کہ کیا ہندوستان کے مسلمان

اپنے مذہبی امور میں آزادی کے ساتھ عمل کر سکتے ہین کیا سلطنت کا زبردست پنجہ ان کا گلا گھوٹنے کے لیئے ہر وقت طیار نہین ہے۔ آج مولوی ظفر علیخان اور مولوی لقاءاللہ صوفی اقبال احمدؐ مولوی محمد فاخر اور اسی طرح دوسرے فرزندان ہند کس جرم مین قید خانون میں بند ہین۔ کیا انہون نے مذہبی احکام کی تبلیغ کے سوا اور کوئی گناہ کیا تھا کیا مسلمانون کے مذہبی احکام کے فتوے ضبط نہیں ہوے۔ کیا مسلمانون کی ہزارون خواتین اپنے نکاح وطلاق کے مقدمات میں غیر مسلم عدالتون کے سامنے جاکر اسلامی احکام کے خلاف فیصلے کرانے پر مجبور نہین۔ کیا شفعہ و قبضہ مخالفانہ وغیرہ کے قوانین شریعت اسلامیہ کے موافق ہیں یہ تمام چیزین ہین۔ جنکی پوری نگہداشت جمعیۃ العلما کے اہم فرائض مین سے ہے۔

اسی طرح اسلامی مذہبی تعلیم کے لئے مفید نظام قائم کرنا۔ اور تمام اسلامی درسگاہون کو ایک سلسلہ مین منسلک کرنا بھی علماء کے لیئے ضروری فرائض مین داخل ہے۔

اسلامی اوقاف کا وسیع وعریض سلسلہ بھی ایک خاص نظم کا محتاج ہے غرضکہ بہت سی اسلامی ضروریات ہین جو علماء کے ایک مرکز پر جمع نہ ہونے کیوجہ سے منتشر حالت میں تھین۔ خدا تعالیٰ کا شکر اور احسان ہے کہ اُس نے اپنی رحمت سے انکو جمع کر دیا اس اجتماع کی بدولت امیدہے کہ تمام پراگندہ اور منتشر امور کا نظام درست ہو جائے گا۔

قبل اس کے کہ میں اپنے بیان کو ختم کرون آپ حضرات سے ایک التجا کرتا ہون وہ یہ کہ ہر حال میں خدائے قدوس پر بھروسہ رکھین اور اپنی تدبیر کو تدبیر ہی کے مرتبہ میں سمجھین اسلامی احکام کی تعمیل کرین اور مذہبی فرائض ادا کرنیکا

مضبوط اور مستحکم عہد باندھ لین خدا کی رحمت نیک بندون کے ساتھ رہتی ہے اور اسکا رحم ضعیفون اور خدا پر بھروسہ رکھنے والون کی مدد کرتا ہے۔

اے زندہ اور قدوس خدا اے ارحم الراحمین اے شہنشاہ رب العلمین ہمارے گناہون سے درگزر فرما اور ہمارے ضعف و ناتوانی پر رحم کر۔ ہمین اعمال صالحہ کی توفیق دے اور اپنے دین کی خدمت کیلئے ہمارے دل مضبوط کردے ہماری کلائیون میں طاقت عنایت فرما۔ ہمارے اور اپنے دشمنون کو ہلاک کر حق کو فتح اور باطل کو شکست دے۔ امین یا ارحم الراحمین۔ واخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد و الہ واصحابہ اجمعین

جمعیۃ العلماء کی تجویز ترک موالات پر جو بالاتفاق منظور ہوئی

جمعیۃ علمائے ہند کا یہ اجلاس کامل غور کے بعد مذہبی احکام کے مطابق اعلان کرتا ہے کہ موجودہ حالت مین گورنمنٹ برطانیہ کے ساتھ موالات اور نصرت کے تمام تعلقات اور معاملات رکھنے حرام ہین جس کے ماتحت حسب ذیل امور بھی واجب العمل ہین۔

(۱) خطابات اور اعزازی عہدے چھوڑ دینا۔

(۲) کونسلون کی ممبری سے علحدگی اور امیدوارون کیلئے رائے نہ دینا

(۳) دشمنان دین کو تجارتی نفع نہ پہنچانا

(۴) کالجون۔ سکولون مین سرکاری امداد نہ قبول کرنا۔ اور سرکاری

یونیورسٹیوں سے تعلق قائم نہ رکھنا

(۵) دشمنان دین کی فوج میں ملازمت نہ کرنا۔ اور کسی قسم کی فوجی امداد نہ پہنچانا

(۶) عدالتوں میں مقدمات نہ لیجانا۔ اور دکیلوں کیلئے ان مقدمات کی پیروی نہ کرنا

ترک موالات کے واقعات پر مذہبی نظر

ترک کونسل کے وجوہ حسب ذیل ہیں

(الف) کونسل قانونی ہو یا انتظامی اس کا مقصد نظام حکومت کا استحکام وانصرام ہے جو کھلم کھلا حکومت کی معاونت ہے۔

(ب) کونسل میں اکثر غیر شرعی قانون وضع کئے جاتے ہیں جنکی تحریک یا تائید یا اُس پر سکوت باوجود قدرت مخالفت کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من رائ منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ وان لم یستطع فبلسانہ وان لم یستطع فبقلبہ مگر مسلم ممبران کونسل یہ سب کچھ کرتے ہیں جسکے شواہد واقعات ماضیہ اور خود موجودہ قوانین کا نفاذ ہے۔

(ج) کونسل میں قوم انگریز بھی ہوتی ہے جو ظالم و دشمن دین ہے اور ایسی قوم کے ساتھ اعزازی نشست شرعاً حرام ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
وَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۞ (سورۃ انعام)
ترجمہ پس یاد آنیکے بعد ظالموں کے ساتھ ملکر نہ بیٹھ۔

(د) کونسل میں ممبران کے لئے حکومت کی وفاداری و طاعت شعاری و بہی خواہی کی قسم کھانا بھی ضروری ہے اور حالت موجودہ

ہیں اپنی خوشی اور اختیار سے حکومت کی وفاداری وطاعت شعاری وبہی خواہی مسلمانون پر حرام ہے اس لئے وفاداری کی قسم شرعاً حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔

پیشہ قانون کے حرام ہونیکے وجوہ حسب ذیل ہین

(الف) قانون پیشہ اصحاب حکومت کے نصف نظام یعنی شعبۂ انتظامی کو قائم رکھنے والے ہین۔ اور اسکے قوانین کو عملاً نافذ کراتے ہیں جو حکومت کی بہت بڑی مدد ہے جسکی حرمت ثابت ہو چکی ہے۔

(ب) حکومت کے اکثر قوانین دیوانی و فوجداری خلاف قوانین شرع ہین جنکی ترویج اور اوراسپر عمل کرانا قانون پیشہ اصحاب کا خاص کام ہے جو سراسر معصیۃ ہے۔

(ج) ہر قانون پیشہ اکثر اوقات قصداً محض التزام پیشہ کی وجہ سے مظلومون کے خلاف اور ظالمون کی موافقت مین کام کرتے ہیں جو سراسر ظلم اور تائید معصیۃ ہے۔

(د) مقدمہ کو قانونی دائرے میں لانیکے لئے قصداً جھوٹ بولنے کی تعلیم و ترغیب جو ایک سخت جرم ہے۔ اکثر وکلا محض اس پیشہ کی وجہ سے حکم خدا چھوڑنے پر مجبور ہوتے ہین اور مداہنت کرتے ہین۔

سرکاری یا نیم سرکاری مدرسوں کالجوں اسکولوں ہیں ترک تعلیم و تعلم کے وجوہ حسب ذیل ہین

(الف) اس تعلیم سے مقصود حکومت کی ملازمت یا قانونی پیشہ کرنا ہے جو داخل موالات محرمہ ہے۔

(ب) علاوہ مفسدۂ مذکورہ مروجہ تعلیم وتربیت مستلزم دیگر مفاسد غلبۂ حب دنیا حب جاہ ہوا پرستی احکام شرعیہ سے بے اعتنائی ولاپرواہی وغیرہا ہے۔ اور یہ سب چیزیں حرام ہیں پس باصول اسباب المعصیۃ معصیۃ اس تعلیم وتعلم سے علیحدگی واجب۔

(ج) اسکولوں کالجوں کی تعلیم موجب ترک فرض عین ہے اسلئے کہ علم دین بمقدار ضرورت جسکا جاننا ہر مسلمان پر فرض ہے مروجہ تعلیم کے ہوتے ہوئے عادۃً غیر ممکن ہے۔

(د) مدارس اسلامیہ عربیہ میں جو کہ زیر اثر حکومت ہیں (خواہ کل اخراجات حکومت کے ہوں یا حکومت کی تھوڑی امداد ہو خواہ محض الحاق ہی ہو) علاوہ مفاسد مذکورہ ایک خاص مفسدہ یہ ہے کہ طلب وتحصیل علم دین محض دنیا کے لئے ہوتی ہے جو شرعًا حرام ہے۔ اسی طرح ایسے مدرسے کے مدرسین کی ملازمت بھی کہ یہ خود معصیۃ علی المعصیۃ ہے نعوذ باللہ منہا۔

قبول امداد (گرانٹ یا ایڈ) حرام ہونیکی متعدد وجوہ

(الف) یہ معاملہ اسباب موالات سے ہی جو حالت موجودہ میں حرام ہے۔

(ب) تعلیم کا اصل مطلب فوت ہو جاتا ہے جس سے مفاسد مذکورہ سابق پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے باصول المقضی الی المعصیۃ یہ قبول امداد حرام۔

(ج) شدت غلظت جو دشمنان اسلام کے ساتھ رکھنا واجب ہے۔ وہ قبول امداد سے باقی نہیں رہتی ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ جَاھِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنَافِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْھِمْ الخ (سورۂ براءۃ) ترجمہ لے نبی کفار اور منافقین کے ساتھ جہاد اور ان پر سختی کرو۔

بعض مشرکین کے ہدایا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا واپس کرنا اسی پر محمول ہے جیسا کہ فتاوئے عالمگیریہ میں مصرح ہے ؛

آنریری مجسٹریٹی و اعزازی عہدے بوجوہ ذیل حرام ہین

(الف) ان عہدون سے گورنمنٹ ہند کی مدد ہوتی ہے جو شرعًا حرام ہے۔

(ب) اس سے گورنمنٹ ہند کے قوانین (جو بالکل مخالف شرع ہین) کے مطابق فیصلہ کرنا ہوتا ہے جو شرعًا حرام ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ہ یعنی غیر شرعی فیصلہ کرنے والے ظالم ہین۔

(ج) ان عہدون کی وجہ سے بسا اوقات مداہنت فی الدین کرنی پڑتی ہے

خطابات گورنمنٹ کے رکھنا بوجوہ ذیل حرام ہین

(الف) خطابات اسباب و ذرائع موالات محرمہ ہین۔ اسلیے ا سکا رکھنا موالات کے حکم میں داخل ہے۔

(ب) اصحاب خطابات کو حکام (دشمنان دین) سے میل جول انکی تعظیم و تکریم ضرور کرنی پڑتی ہے جو حرام ہے۔

(ج) اصحاب خطابات اعدائے دین سے عزت وجاہ کے طالب ہوتے ہین جو شرعًا مذموم ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَیَبْتَغُوْنَ عِنْدَھُمُ الْعِزَّۃَ فَاِنَّ الْعِزَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا (سورۂ نساء) یعنی کیا لوگ کفار کے نزدیک عزت چاہتے ہیں حالانکہ کل عزت اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے ؛

(د) خطاب یافتہ خواہ کتنے ہی روزہ نماز کا پابند ہو۔ شدت علی المعاندین

اسمین باقی نہیں رہتی جو ایک دینی فرض ہے جیسا کہ گزرا۔

جواب نمبر ۳ گورنمنٹ کی جملہ ملازمتین جنسے اسکی اعانت ہوتی ہے حرام ہین بالخصوص پولیس اور فوجی ملازمت یہ بدترین معصیت ہے۔ کیونکہ انکو اپنے مسلمان بھائیوں پر گولیان چلانی پڑتی ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاۤؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا الآیۃ (سورۂ نساء) یعنی جو شخص کسی مسلمان کو عمداً (جان بوجھکر) قتل کرے گا وہ جہنم مین ہمیشہ عذاب دیا جائیگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے من حمل السلاح علینا فلیس منا مبسوط امام سرخسی جلد عاشر مین ہے کہ اگر کافر بادشاہ پر کسی دوسرے کافر بادشاہ نے حملہ کیا ہو تو ایسی صورت مین مسلم رعایا کا اپنے کافر بادشاہ کی طرف سے قتال کرنا جائز نہیں کیونکہ اس سے شرک وکفر کی شوکت وعظمت ہو گی۔ جس کی اعانت حرام ہے۔ انتہی ؂

جواب نمبر ۴ بیشک دشمنان اسلام (انگریزی قوم) کے مال خریدنا۔ یا انکے ہاتھ بیچنا جس سے انکو قوت حاصل ہو ممنوع وناجائز ہے۔ فقہائے کرام حربی اقوام کے ہاتھ اسلحہ کی بیع کو ناجائز کہتے ہوے لکھتے ہین کہ یہ حکم اسلحہ کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بلکہ مقصود یہ ہے کہ جن اشیاء سے دشمنون کو قوت حاصل ہو ان سب کی بیع ناجائز ہے مثل لوہا وغیرہ پس بنظر تعلیل مذکور انگریزی مال کا مقاطعہ ایک دینی مذہبی امر ہے کیونکہ موجودہ زمانہ میں ہمارے دشمن کو جو قوت تجارت سے حاصل ہوتی ہے وہ اس قوت سے کہیں زیادہ ہے جو نفس بیع حدید سے حاصل ہوتی ہے۔ مگر جن چیزون سے احتراز متعذر ہو اور دیگر مقاصد ملّی نیں بغیر ان کے چارہ کار نہو تو انکا استعمال بقدر ضرورت جائز ہے باصول من ابتلی ببلیتین فلیختر اھونھما اور الضرورات تبیح المحذورات ؂

جواب نمبر ۵ - بیشک ایسے غیر مسلم سے جو مسلمانوں سے برسر پیکار نہو۔ ملکی و تمدنی ربط و اتحاد شرعاً جائز ہے۔ اُن کے ساتھ عدل و انصاف درست۔ اور برّو احسان مناسب، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝ ترجمہ حق تعالیٰ تم کو ایسے کافروں کے ساتھ بھلائی اور انصاف کرنے سے منع نہیں کرتا جنہوں نے تمہارے ساتھ مذہبی لڑائی نہیں لڑی اور تمکو تمہارے گھروں سے نہیں نکالا بیشک خدا تعالیٰ انصاف کرنیوالوں کو دوست رکھتا ہے ؛

لیکن فرطِ جوش اتحاد میں مسلمانوں کو کوئی ایسا امر نہیں کرنا چاہیئے جو غیر مشروع ورنہ ایسا اتحاد جس سے دیگر مفاسد پیدا ہوں ناجائز ہے ان امور میں فقہ کا ایک قاعدہ کلیہ ہمیشہ ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ درء المفاسد اولیٰ من جلب المصالح۔ اذا تعارضت مصلحة ومفسدة قدم دفع المفسدة غالباً لان اعتناء الشرع بالمنهيات اشد من اعتنائه بالمامورات (الاشباه والنظائر) یعنی مصلحتوں کی رعایت کے اعتبار سے مفاسد کا دفع کرنا اولیٰ ہے اور جب کوئی مصلحت اور مفسدہ متعارض ہو تو اکثر دفع مفسدہ کو ترجیح ہوتی ہے اسلئے کہ منہیات سے روکنے کیطرف شرع کی توجہ زیادہ ہے باعتبار توجہ بالما مورات کے۔ اور ایسے غیر مسلم سے مذہبی امور میں مدد لینا شرعاً جائز ہے۔ کتب فقہ کے ابواب قسمت غنائم میں یہ مسئلہ بصراحت مذکور ہے۔ و نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر میں یہود کے مقابلہ میں بعض دیگر یہود سے مدد لی غزوہ حنین میں صفوان بن اُمیہ مشرک سے مدد لی والتفصیل فی فتح القدیر وغیرہ ؛

جواب نمبر ۶ کسی غیر مسلم کا مشورہ نیک جو اغراض و مصالح شریعت کے منافی نہو قبول کرنا اور اُسپر عمل کرنا جائز ہے۔ اور یہ درحقیقت خدا و رسول کے احکام کی پیروی ہے۔ فقہائے کرام نے بوقت جہاد دشمنوں پر حملہ کرنے مین مشرکین کی رہنمائی کو جائز لکھا ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حکمت مومن کی گم شدہ چیز ہے۔ جہان پائے لیلے۔ اسمیں کوئی تخصیص نہیں ہے ہان مشرکانہ خواہشات کا اتباع ناجائز اور حرام ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَاءَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ۝ بلکہ یہ واضح رہے کہ بحق مسلم کسی غیر مسلم کی سیادت کلی ہو یا جزئی ہرگز جائز نہیں اللہ تعالی فرماتا ہے لَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا۝ والتفصیل فی التفسیرات الاحمدیۃ للملاجیون وغیرھا۔ فقط واللہ اعلم بالصواب:

ترک موالات اور قومی تعلیم

اثر حضرت مولانا ابو الکلام صاحب آزاد

ترک موالات کے سلسلہ میں جن علائق موالات کا ترک کر دینا بالکل مقدم رکھا گیا ہے اُنمیں سب سے زیادہ اہم مسئلہ تعلیم کا ہے لیکن افسوس ہے کہ ابتدا سے اس بارہ مین چند در چند غلط فہمیان پھیلی ہوئی ہیں اور اس مسئلہ کی حقیقی صورت صاف صاف نمایاں نہیں ہے میں چاہتا ہوں کہ بعض ضروری باتون پر تمام کارکن حضرات کو توجہ دلاؤن:

سب سے پہلے اس کو صاف کر لینا چاہیئے کہ ترک موالات اور نان کواپریشن کی ایک شرعی صورت خاص مسلمانون کے لئے ہے اور ایک اخلاقی و سیاسی حیثیت

تمام ملک کے لیے سچائی کو کتنے ہی ناموں سے پکارا جائے مگر سچائی مختلف نہیں ہو سکتی اخلاق مذہب سیاست یہ مختلف نام ہیں لیکن ان سب کے اندر کی سچائی ایک ہی ہے۔ پس گو اس مسئلہ کی بھی دو صورتیں ہو گئی ہیں لیکن حقیقت علت مقصد اور نتیجہ دونوں کا ایک ہی ہے۔

مسلمانوں کے لئے شرعی صورت یہ ہے کہ وہ اسلام اور اہل اسلام کے برخلاف لڑنے والے فریق سے ولایت و اعانت کا رشتہ نہیں رکھ سکتے یعنی اسکی محبت، وفاداری، اطاعت مددگاری ان کے لئے جائز نہیں، برٹش گورنمنٹ ایک محارب یعنی لڑنے والا فریق ہے پس جسقدر بھی ان کی استطاعت میں ہو موالات و معاونت کے رشتے کو اُس سے قطع کر دینا چاہیئے۔

عام ملکی صورت مسئلہ کی یہ ہے کہ جو حکومت ظلم و ناانصافی پر کار بند اسکا وجود راستی و عدالت کے لئے دنیا کی سب سے بڑی روک ہو اور قوموں اور ملکوں کی آزادی و امنیت کو ہندوستان اور ہندوستان سے باہر غارت کر رہی ہو، نہ تو ہم اس کی اعانت کر سکتے ہیں اور نہ اسکے ساتھ مل جلکر کام کر سکتے ہیں۔ اسلئے کہ ہم ظلم و استبداد کے حامی نہ ہوں اور اسلئے بھی کہ ہماری اعانت خود ہماری غلامی کے لئے کام میں نہ لائی جا سکے۔ اگر ہندوستان نے ایسا کیا تو وہ فوراً آزاد ہو جائے گا۔ کیونکہ اوّل دن سے ہندوستان کو جس چیز نے محکوم بنایا ہے وہ غیروں کی مددگاری و موالات ہی کی لعنت ہے۔

پس مسئلہ کی صورت خواہ اسلامی ہو خواہ ملکی ہر لحاظ سے صرف سلبی و نفی کی ہے۔ ایجابی کی نہیں ہے، اور نہ اسپر مشروط ہے جب ایک شخص یا ایک جماعت نے موالات و اعانت چھوڑ دی تو ترک موالات کی دعوت کا منشاء حاصل ہو گیا اور اسکا کام ختم ہو گیا۔ اب یہ بات کہ ترک کے بعد اسنے کیا کیا۔ یا جس چیز کو چھوڑا اسکی جگہ کونسی

چیز اختیار کی؟ تو یہ بھی ضرور ایک اہم سوال ہے مگر ترک موالات کی دعوت مین داخل نہیں ہے۔

سرکاری تعلیم کا مقاطعہ

جب یہ حقیقت واضح ہو گئی تو اب غور کرنا چاہیئے کہ ترک موالات میں جو سرکاری تعلیم کا مقاطعہ رکھا گیا ہے اس سے مقصود کیا ہے؟ کیا یہ مقصود ہے کہ بری چیز کو چھوڑ کر ایک اچھی چیز حاصل کیجائے؟ ناقص تعلیم کو ترک کر کے عمدہ تعلیم اختیار کیجائے۔ اور اجنبی تعلیم کی جگہ قومی تعلیم ملک میں رائج ہو جائے۔

اب تک ان سوالات پر لوگون نے غور نہیں کی ہے۔ اور اس بارے میں طرح طرح کی غلط فہمیاں خود کام کرنے والون میں پھیلی ہوئی ہیں میں اعلان کرنا چاہتا ہون کہ تعلیمی ترک موالات کا یہ مقصود ہرگز نہیں ہے۔ فی نفسہ یہ مقصود کتنا ہی عمدہ اور ضروری ہو لیکن ترک موالات کا یہ مقصد نہیں ہو سکتا۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ ایک مسئلہ اصلاح تعلیم کا ہے اور ایک ترک موالات کا ہے ایک یہ ہے کہ قوم کے لئے قومی تعلیم ہونا چاہیئے اور ایک یہ کہ قوم کے لئے قومی حکومت ہونی چاہیئے ہم کو جو منزل درپیش ہے وہ دوسری ہے پہلی نہیں ہے بلاشبہ جو تعلیم سرکاری یونیورسٹیوں میں دی جا رہی ہے وہ ناقص ہے اور اسطرح ناقص ہے جس طرح ہمیشہ اجنبی حکومت کی ناقص ہونا چاہیئے۔ وہ ہم کو اسلیئے علم نہیں سکھلاتی کہ ہم اپنے اور اپنے ملک کے لئے بنیں اور ڈھلین۔ بلکہ اسلیئے کہ اجنبی حکمران کے لئے کار آمد ہون۔ لیکن سرکاری تعلیم کے نقائص کا مسئلہ کچھ آج ہی کی پیداوار نہیں ہے۔ ایک صدی سے ہم کو یہی تعلیم دی جا رہی ہے اور تیس برس سے ہم قومی تعلیم کے لئے مضطرب ہیں۔ اسوقت جو معاملہ ہمارے سامنے آیا ہے وہ ملک کی آزادی اور نجات کا ہے جس کی آزادی پر تعلیم کی آزادی و اصلاح

بھی موقوف ہے پس تعلیمی اصلاح کتنی ہی ضروری ہو ہمارے موجودہ دستور العمل سے خارج ہے۔ اسوقت جو کام ہم کرنا چاہتے ہیں وہ صرف یہ ہے کہ لوگ اُس تعلیم کو ترک کردین جو سرکاری ماتحتی میں دی جارہی ہے اور جب لوگون نے ترک کردیا تو ہمارا کام پورا ہوگیا۔ خواہ وہ لوگ کسی دوسری تعلیم کو اختیار کرین یا نکرین

طلبا کیا کرین

اب رہی یہ بات کہ سرکاری تعلیم ترک کرنے کے بعد وہ لوگ کیا کرین۔ تو یہ سوال ترک موالات میں تو داخل نہین ہے لیکن ایک علیحدہ سوال ضرور ہے بہت سے لوگون نے اسکا یہ جواب دیا ہے کہ قومی تعلیم گاہیں کھولدی جائیں اور سرکاری یونیورسٹیون کی جگہ قومی یونیورسٹیاں لے لیں، اگر تعلیم گاہ کو وہ اسکے عام مفہوم میں بولتے ہیں۔ اور اس سے مقصود ایسی تعلیم ہے جو وقت اور ضرورت کے مطابق فوراً ملک کو ملنی چاہیئے تو میں اس جواب کو تسلیم کرتا ہون لیکن اگر یہ مقصود ہے کہ جن معنون میں سرکاری تعلیم گاہوں پر کالج اور یونیورسٹیون کا اطلاق ہوتا تھا اسی معنوں میں ہم کو بھی قومی تعلیم شروع کردینی چاہیئے تو میں پوری طرح اس سے انکار کرتا ہون کہ وقت تعلیم کا نہیں ہے بلکہ اس چیز کا ہے جو ہم کو ہماری سچی تعلیم تک خود بخود پہنچا دے گی۔ اگر ہم نے اس حقیقت سے غفلت کی تو ترک موالات کے اصلی مقصد کو ہم خود اپنے ہاتھوں ضائع کرین گے

انقلاب اور اصلاح

ایک چیز ہے انقلاب، ایک ہے اصلاح۔ یعنی ایک روالیوشن Revolution اور ایک ریفارم Reform ہے "انقلاب" اور "اصلاح" دونون سے

مقصود یہ ہے کہ موجودہ حالت میں تبدیلی کیجائے۔ لیکن "انقلاب" یکایک تبدیلی کو کہتے ہیں اور "ریفارم" تدریجی تبدیلی کو یعنی موجودہ حالت کو بتدریج بدلتے بدلتے آخری درجۂ تغیر تک پہنچا دیا جائے۔

ہم ترک موالات کے ذریعہ سے ملک کو موجودہ غلامی کی حالت سے نکال کر آزاد کرانا چاہتے ہیں پس سب سے پہلے اس اصل کو صاف کر لینا چاہیئے کہ منزل انقلاب کی ہے یا اصلاح کی۔

اس ایک بنیادی بات کے صاف نہ ہونے کیوجہ سے بیشمار الجھنیں پیدا ہوگئی ہیں۔

میں اس حقیقت کا اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ یہ منزل ریفارم کی نہیں ہے انقلاب کی ہے۔ انقلاب کے نام سے گھبرانا نہیں چاہیئے انقلاب کے لیے یہ ضروری نہیں کہ ہمیشہ فرانس والا ہی انقلاب ہو۔ تدریجی تغیر کی طرح "انقلاب" بھی فطرت کائنات کا ایک باقاعدہ عمل ہے اور جماعت اور قوم کی حالت میں سیاسی انقلاب بغیر قتل و خونریزی کے بھی ہو سکتا ہے۔

"ترک موالات" کا عمل انفرادی عمل نہیں ہے۔ جماعتی عمل ہے اور اسکا مقصد یہ ہے کہ تمام ملک اس حکومت کی اعانت و شرکت سے کنارہ کش ہو جائے جو اسکی اعانت کی طاقت سے مسلح ہو کر اس کی آزادی اور تمام دنیا کی آزادی کو پامال کر رہی ہے۔ یہ مقصد اسوقت حاصل ہوگا۔ جب یکایک تمام ملک متفقہ طور پر ترک موالات کر گزرے گا۔ اسی متفقہ ترک موالات کی عملی استعداد ممکن ہے کہ بتدریج پیدا ہو لیکن نفس عمل اسی وقت کامیاب ہوگا۔ جب اچانک متفقہ طور پر عمل ظہور میں آجائے گا۔ پس یہ اصلاح نہیں ہے جس کے لئے آہستہ آہستہ قدم اٹھایا جائے یہ انقلاب ہے جس کی کمیت و کیفیت مقرر اور معلوم ہے اور جب اس کم و کیف کے ساتھ ظہور میں آجائیگا، اپنا نتیجہ و مقصد حاصل کر لے گا

یہی وجہ ہو کہ بار بار ایک سال کی مدت اس کے لئے رکھی گئی ہے ایک سال سے مقصود
یہ ہو کہ انقلابی شکل میں فوراً ہی اسکا مقصد حاصل ہونا چاہیئے۔ یہ عمل اصلاح کا
نہیں ہے جس کی تکمیل کے لئے ایک بہت بڑی مدت کا گزرنا ناگزیر ہوتا ہے۔

موجودہ حالت میں یہ انقلاب کیونکر ہوگا

اس طرح ہوگا کہ اب تک تمام ملک گورنمنٹ کے ساتھ موالات کر رہا تھا اب تمام
لوگ ایک ہی مرتبہ موالات کی تمام باتیں چھوڑ دیں۔ اگر ایسا کیا گیا تو گورنمنٹ
بالکل بے دست و پا ہو جائیگی اور حق و انصاف کے آگے دوزانو ہونے سے انکار نہ کرسکیگی
اسی لئے موالات میں سب سے پہلے وہ تعلقات رکھے گئے ہیں جنکے ذریعہ ملک کی بہترین
استعداد و طاقت گورنمنٹ کے ہاتھ چلی جاتی ہے یعنی سرکاری اعزازات، سرکاری
کونسلوں کی ممبری، عدالت و قانون اور سرکاری تعلیم گاہیں آخری چیز سب سے زیادہ
اہم ہو کیونکہ اس کے ذریعہ وہ نہ صرف ہماری موجودہ نسل کو بلکہ تیار ہونے والی
نسل کی طاقت کو بھی اپنے لئے محفوظ کرلیتی ہے اب ہم چاہتے ہیں کہ ملک کی یہ تمام
طاقت گورنمنٹ کی جگہ ملک کے لئے ہو جائے اور اسی طرح ہو سکتا ہے کہ تمام لوگ اپنی
موجودہ سرکاری مشغولیت چھوڑ کر ملک کی آزادی و نجات کے عشق کا پیالہ پی لیں اور
جب تک ملک آزاد نہ ہو جائے صرف اسی کے نشہ میں متوالے رہیں۔

تمام بڑے بڑے لوگ سرکاری درباروں کو چھوڑ کر ملک کی آزادی کے لئے وقف
ہو جائیں وکیل عدالتوں کی جگہ ملکی خدمت کے میدان میں مزدور بن جائیں طالب علم
مدرسوں کو چھوڑ کر ملکی خدمت و آزادی کا سبق سیکھنے لگے جب یہ تمام جماعتیں ایک دفعہ
تارک موالات ہو کر اکٹھی ہو جائینگی اور تمام کاموں کو چھوڑ کر اس ایک کام کے لئے
وقف ہو جائینگی تو یقیناً ملک کی آزادی زیادہ سے زیادہ بارہ ۱۲ مہینہ کے اندر ہم کو
مل جا سکتی ہے جس طرح تلوار خون کی لڑائی کے وقت ملک کی تمام جماعتوں کا

پہلا فرض یہ ہوتا ہی کہ ملک کو لڑائی میں فتحیاب کریں ٹھیک اسی طرح عزم اور عمل کی اس لڑائی میں بھی ہم سب کا پہلا فرض یہی ہو گیا ہے کہ پبلک کو آزاد کرائیں۔ اس ایک بڑے مقصد کے لئے تمام چھوٹے کام چھوڑ دینے چاہئیں تعلیم یقیناً سب سے بڑا کام تھا جو ہم کر سکتے تھے لیکن اب ایک برس کے لئے یہ بھی بڑا کام نہیں رہا بڑا کام ملک کی آزادی ہے جو تعلیم اور تعلیم کے ساتھ سب کچھ ملک کو دلا دیگی وہی تعلیم جو کل تک ہمارا مقصد تھی اگر آج ہمارا راستہ روکے گی تو مقصد کی جگہ راہ مقصد کا پتھر بن جائیگی اور پتھر کو راستہ سے ہٹا ہی دینا چاہئے۔

ترک موالات کی ایک صبح

البتہ یہ جو کچھ ہے صرف ایک برس کے لئے ہے کیونکہ اس انقلاب کے لئے زیادہ سے زیادہ مدت یہی ہو سکتی ہے۔ ابھی یہ جو وقت گذر رہا ہے یہ تو اس عمل کی ابتدا بھی نہیں ہے یوں سمجھنا چاہئے کہ صرف پکار اور پرچار ہے۔ ہم تمام ملک کو اس طرف بلا رہے ہیں اور اسیطرح برابر بلاتے رہیں گے یہاں تک کہ بالآخر ایک صبح آئیگی نجات اور آزادی کی صبح غفلت اور موت کی ایک غمگین رات کے بعد بیداری اور زندگی کی شگفتہ صبح وہ صبح ٹھیک اور پورے پورے معنوں میں ترک موالات کی صبح ہوگی ہندوستان کے آسمان کا سورج پہلی مرتبہ اُن لوگوں پر چمکیگا جنھوں نے اپنے ملک کو غلام بنانے والوں کی موالات و اعانت سے ہاتھ کھینچ لیا ہے اس دن پورا ملک تارک موالات ہوگا۔ کوئی ہندوستانی ایسا نہ ہوگا جو ہندوستانی نہ ہو اور پھر تارک موالات نہ ہو۔ تمام کونسل ہال اُجڑ جائینگے تمام اسکولوں اور کالجوں میں سنّاٹا ہوگا تمام سرکاری دفتر بند ہونگے جس گورنمنٹ نے ڈیڑھ سو برس سے زیادہ مدت تک کروڑوں انسانوں کو اپنا غلام بنائے رکھا وہ ڈھونڈھے گی کہ سارے ملک میں ایک غلام بھی ملجائے جو اس کے کام میں اس کا ہاتھ بٹائے مگر نہیں ملیگا۔ سو جب یہ دلفریب اور شاندار صبح

آچکے گی تو اس وقت اس انقلاب کا عمل ایک ہی طلوع و غروب کے اندر پورا ہو جائیگا۔ اور پھر یہ ہوگا کہ ملک اپنی ساری دلفریبیوں اور محبوبیوں کے ساتھ اس ملک کے فرزندوں ہی کے لئے ہو جائیگا غیروں کے ظلم و پامالی کے لئے نہیں رہیگا۔

ایک برس کے لئے قومی تعلیم

پس ترک موالات کا مقصد یہ ہے کہ جسقدر بھی جلد ممکن ہو ملک کی تمام کارکن جماعتوں کو ان کی موجودہ سرکاری اور غلامانہ زندگی سے الگ کر کے آزادی اور نجات کی ایک باامن فوج بنا دیا جائے اور جس طرح خونریز میدانوں کی فوجیں صرف ایک ہی مقصد اور کام میں لگی رہتی ہیں اور جب تک وہ مقصد اور کام پورا نہ ہو جائے نہ تو گھر کا رخ کرتی ہیں اور نہ اپنے دوسرے کاموں کا۔ اسی طرح عزم و ایمان کی یہ فوج بھی ایک سال تک سارے کاموں کو بھول جائے صرف ایک ہی کام میں لگ جائے یعنی ملک کی آزادی کا کام اور اُسکی آزادی کے ذریعہ تمام دنیا کی سلامتی اور آزادی کا کام۔

اس فوج میں سب سے زیادہ کارآمد اور قیمتی جماعت طالبعلموں کی ہے ملک کو میدان جنگ میں دیکھنا چاہتا ہے کالجوں کے کمروں میں بسانے کے لئے نہیں بلا رہا ہے۔ پس اپنی تعلیم زندگی کا ایک برس تو انکو بھی دینا پڑیگا ہم اس وقت انکو کالج نہیں دے سکتے اور نہ قومی تعلیم کے کام میں مشغول کر سکتے ہیں۔ کامل قومی تعلیم اُسی وقت ہو سکتی ہے جب قومی حکومت بھی موجود ہو پہلے انکو قومی حکومت کے کام میں ہمارا ساتھ دینا چاہئے۔

بلاشبہ ان طلبہ کے لئے تعلیم کا انتظام ہونا چاہئے جو سرکاری کالجوں کو چھوڑ رہے ہیں کیونکہ وہ طالب علم ہیں اور طالب علم طلب علم سے کبھی غافل نہیں ہو سکتا لیکن کونسی تعلیم؟ وہ تعلیم جسکی موجودہ منزل عمل میں ہم کو ضرورت ہے اور جس کے بغیر ملکی آزادی کا سفر ختم نہیں ہو سکتا۔ انکے لئے جلد از جلد ایسی جگہوں کا انتظام کرنا چاہئے جہاں بڑی بڑی جماعتیں اکٹھی ہو سکیں اور وہاں سال بھر کی تعلیم کا کورس شروع کر دینا چاہئے اور اس کورس میں

صرف تین مضمون ہوں گے۔ مذہب، زبان، اور صنعت۔ مذہب سے مقصود یہ ہے کہ مسلمان اور ہندو نوجوانوں کو نہایت سادہ اور آسان طریقہ سے ایسے لیکچر سنائے جائیں جن کے ذریعہ سے اُنکی دینی معلومات صحیح اور دینی تربیت قوی ہو مسلمانوں کے لئے صرف قرآن حکیم کا درس کافی ہوگا۔

زبان کی تعلیم سے مقصود یہ ہے کہ جسقدر مسلمان طلبہ ہیں اُنکو ہندی یعنی دیوناگری رسم الخط اور اُس کے خاص لٹریچر کی تعلیم دیجائے اور اسی طرح جسقدر ہندو ہوں اُنکو اُردو زبان رسم الخط کی تعلیم دیجائے تاکہ زبان کا تفرقہ دور ہو جائے۔ صنعت سے مقصود ایک نہایت سادہ مگر نتیجہ کے اعتبار سے نہایت عظیم الشان چیز ہے یعنی چرخہ اور دیسی سوت۔ ہم کو اس وقت اسقدر دیسی سوت چاہیئے کہ سال بھر کے اندر ہم تمام ملک کے لئے دیسی کپڑا بہم پہنچا سکیں اور لوگوں کو اسکے استعمال پر مجبور کریں۔ جو طلبہ خاص طور پر دعوت و تبلیغ کے کام میں لگنا چاہیں اُن کے لئے چند لیکچروں کا مزید انتظام کر دینا چاہیئے۔

اسکے ماسوا بالفعل اور کسی تعلیم کے انتظام کی ضرورت نہیں سال بھر تک ہم ترک موالات کے سوا اور کسی کام کے لئے وقت نہیں نکال سکتے طلبہ اگر اس سے زیادہ تعلیم کے متوقع ہیں تو اُن کو صاف کہدینا چاہیئے کہ توقع سال بھر تک پوری نہ ہوگی۔

ابتدا سے اب تک اس بارہ میں میرا یہی خیال رہا ہے کلکتہ، بانکی پور، بنارس، الہ آباد وغیرہ کی تقریروں میں میں نے بارہا طلبہ کے سامنے یہی خیالات ظاہر کئے لیکن اب تک اس بارہ میں مہاتما گاندھی جی سے کوئی فیصلہ کن گفتگو نہیں ہوئی تھی اس لئے یہ بات ضبط تحریر میں نہیں آئی اب مجھے نہایت خوشی ہے کہ خود مہاتما جی کا بھی یہی خیال ہے اور وہ بالکل اس سے متفق ہیں۔

حضرت مولانا ابوالکلام آزاد کی تصانیف

تذکرہ

مولانا کے خاندانی بزرگوں کے حالات خود مولانا کے تحریر کردہ ہیں جگہ جگہ علمی مباحث نے کتاب کی شان بڑھادی ہے قابل دید کتاب ہے قیمت ؎ع

جامع الشواہد

غیر مسلم مسجد میں داخل ہو سکتے ہیں یا نہیں ؟

اس پر مولانا نے نہایت زبردست دلائل سے فاضلانہ خطبہ تحریر فرمایا ہے

مسئلہ خلافت

وجزیرۃ العرب

مسئلہ خلافت کے تمام پہلوؤں پر نہایت فاضلانہ بحث کرنے کے بعد ثابت کیا ہے کہ ترکان آل عثمان کی خلافت حقہ میں کسی مسلم کو انکار نہیں ہو سکتا۔

قیمت دو روپیہ عہ

مـلـنـے کا پـتـہ

دفتر نظامیہ بک ایجنسی سیوہارہ ضلع بجنور

اخبار "مدینہ" بجنور

ہفتہ میں دو بار

دس سال سے رسول مدنی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی یاد تازہ رکھنے کے لئے اخبار مدینہ جاری ہے خدا کے فضل و کرم سے ہفتہ میں دو مرتبہ اپنے سات آٹھ ہزار قدرشناسوں کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے۔ قوم و ملک، مذہب و ملت کی پاسداری و وکالت اس اخبار کی خصوصیات میں داخل ہے۔

تملق و خوشامد سے بری۔ تہدید و تخویف سے نڈر۔ ذاتی تعلقوں سے علیحدہ آزادی ہند کے لئے ساعی، مسائل حاضرہ پر زبردست نکتہ چینی و بحث کرنے والا تازہ بتازہ خبروں سے مالامال، انگریزی، عربی، فارسی، افغانی اخبارات کے تراجم سے لبریز، پر درد نظموں اور ملک کے مشہور اہل قلم کے مضامین سے پر اور قومی مطالبات کی حمایت کرنے والا اخبار اگر آپ پڑھنا چاہتے ہیں تو اخبار مدینہ خرید فرمائیے جس کی تقطیع ڈبل ۲۰×۲۶ کردی گئی ہے۔ اور حجم ۸ صفحے ہے۔

ان صفات کے باوجود **قیمت** سالانہ پیشگی صرف چھ روپے ششماہی تین روپیہ آٹھ آنہ (۳؎) اور سہ ماہی دو روپے (عہ) نمونہ مفت طلب فرماکر ملاحظہ فرمائیے۔

المشتہر

محمد مجید حسن مالک منیجر اخبار مدینہ بجنور (روہیلکھنڈ)